

## ایک رکن کی مقدار ترک واجب ہے، اس رکن سے مراد کیا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

### سوال

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ یہ جو مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں بھول جائے اور ایک رکن کی مقدار سوچتا رہے اور اس سوچنے سے نماز کے فرض یا واجب کی ادائیگی میں تاخیر لازم آئے، تو اس صورت میں سجدہ سہولازم ہوگا، سجدہ سہو نہیں کیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوگی، پوچھنا یہ تھا کہ یہاں ایک رکن سے مراد کیا ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔

سائل: عثمان عطاری (اوکاڑہ)

### جواب

بنیادی طور پر شرعی مسئلہ یہ ہے کہ نماز کے فرائض و واجبات کو ان کے محل (جگہ) میں ادا کرنا واجب ہے، کسی بھی فرض یا واجب میں اتنی تاخیر کرنا کہ جس میں ایک رکن ادا کر لیا جائے، ترک واجب ہے، خواہ وہ تاخیر خاموش ہو کر سوچ و پکار کے سبب ہو یا کسی اجنبی فاصل کے سبب، بہر صورت بھول کر ایسا کرنے کی صورت میں سجدہ سہولازم ہوتا ہے اور جان بوجھ کر ایسا کرنے کی صورت میں نماز مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ اور نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہوتی ہے۔ یہاں ایک رکن کی مقدار تاخیر سے مراد یہ ہے کہ کسی فرض یا واجب کی ادائیگی میں اتنی تاخیر کرنا کہ تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہہ لیا جائے، کیونکہ تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کو رکن کا سب سے ادنیٰ درجہ قرار دیا گیا ہے، لہذا فقہانے کرام نے اسی مقدار کو اختیار فرمایا اور اسی کے مطابق اس مسئلہ کو بیان فرمایا ہے۔

بیان کردہ شرعی حکم کے ترتیب وار دلائل:

نماز کے فرائض و واجبات کو ان کے محل میں ادا کرنا واجب ہے، چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی دمشقی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "أن من الواجبات إتيان كل فرض أو واجب في محله" ترجمہ: ہر فرض اور واجب کو اس کے

محل میں ادا کرنا نماز کے واجبات میں سے ہے۔ (رد المحتار علی درمختار، جلد 01، صفحہ 458، دار الفکر، بیروت)

فرائض و واجبات کو ان کے محل میں ادا کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کی ادائیگی میں ایک رکن کی مقدار تاخیر نہ ہو، ورنہ ترک واجب ہوگا،

چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قلت؛ والحاصل أنه اختلف في التفكير الموجب للسهو فقیل ما لزم منه تأخير

الواجب أو الركن عن محله بأن قطع الاشتغال بالركن أو الواجب قدر أداء ركن وهو الأصح" ترجمہ: میں کہتا ہوں: حاصل کلام

یہ ہے کہ اس سوچ و پکار میں اختلاف کیا گیا کہ جو سجدہ سہو کو واجب کر دیتی ہے، تو کہا گیا کہ ایسی سوچ و پکار کہ جو واجب یا فرض کو اپنے محل

سے موخر کر دے، بایں معنی کہ واجب یا فرض کی ادائیگی میں مشغول ہونے کو ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار منقطع کر دے (یعنی موخر

کر دے، تو اس سے سجدہ سہولازم ہو جائے گا) اور یہی اصح قول ہے۔ (رد المحتار علی درمختار، جلد 02، صفحہ 94، دار الفکر، بیروت)

سجدہ سہو کے واجب ہونے میں ایک رکن کی مقدار سے مراد تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنا ہے، چنانچہ علامہ احمد طحطاوی حنفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ (سال وفات: 1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: "ولم يبينوا قدر الركن وعلى قياس ما تقدم أن يعتبر الركن مع سنته وهو مقدر بثلاث تسبيحات" ترجمہ: علمائے کرام نے رکن کی مقدار بیان نہیں کی اور قیاس یہی ہے کہ اس میں سنت کے ساتھ رکن کا اعتبار کیا جائے اور یہ تین تسبیح کی مقدار ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علی المراقی، صفحہ 474، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ادائے رکن میں تین تسبیحات کا اعتبار کیوں کیا گیا؟ اس کے متعلق علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ شرح منیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: "وذلك قدر ثلاث تسبيحات، وكأنه قيد بذلك حملا للركن على القصير منه للاحتياط" ترجمہ: اور یہ مقدار تین مرتبہ تسبیح کے برابر ہے، گویا انہوں نے احتیاط کے طور پر رکن کو اس کے کم سے کم حصے پر محمول کرتے ہوئے یہ قید لگائی ہے۔ (رد المحتار علی در مختار، جلد 01، صفحہ 408، دار الفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "سکوت اتنی دیر کیا کہ تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا، تو یہ سکوت اگر بر بنائے تفکر تھا کہ سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں، تو سجدہ سہو واجب ہے، اگر نہ کیا تو اعادہ نماز کا واجب ہے اور اگر وہ سکوت عمداً بلا وجہ تھا، جب بھی اعادہ واجب۔" (فتاویٰ رضویہ جلد 8، صفحہ 192، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بحر العلوم مفتی عبدالمنان اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيهِ (سال وفات: 1434ھ/2012ء) لکھتے ہیں: "کسی رکن کی تاخیر پر سجدہ سہو ہوتا ہے مثلاً کھڑا ہونا تھا بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے میں تاخیر ہوئی، بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا اور پھر بیٹھا تو بیٹھنے میں تاخیر ہوئی یا بیٹھنا متروک ہوا ایسی صورت میں سجدہ سہو ہے اور تاخیر کا فیصلہ وہی تین تسبیح کی مقدار سے ہوگا، اس سے قبل اٹھ گیا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوا۔" (فتاویٰ بحر العلوم، جلد 04، صفحہ 65، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: OKR-0204

تاریخ اجراء: 03 شعبان المعظم 1447ھ/23 جنوری 2026ء



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Darul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net